نئے محققین کے نام

تحقیق بھی دورِ جدید کا ایک فن ہے۔قدیم اور جدید تحقیق کے اسالیب میں بڑا فرق ہے۔(۱)

''معارف مجلّۂ تحقیق'' میں اشاعت کے لیے آنے والے اگر کچھ مقالات نہیں چھپتے تو ان کی چند وجوہات ہوتی ہیں جن سے اکثر مقالہ نگاروں کو مطلع کر دیا جاتا ہے۔اگر مقالہ نگاران ہدایات کی روشنی میں اصلاح و تصحیح کر کے دوبارہ بھیجتے ہیں تو ایسے مقالات شائع کر دیے جاتے ہیں۔اس تصحیح کے مرحلہ میں وقت بھی زیادہ لگ جاتا ہے۔ملک کے دور دراز علاقوں سے جب ماہرین کی آراء موصول ہوتی ہیں اور ان کی روشنی میں مقالہ نگاروں کو توجہ دلائی جاتی ہے تو وہ اکثر و بیشتر اس طویل انتظار کے سبب شدید پریشانی اور بے چینی کا اظہار کرتے ہیں، اس لیے یہ گزارش ہے کہ غلطی ہائے مضامین کا بروقت تدارک فرمائیں تاکہ انتظار کی غیر ضروری زحمت نہ اٹھانی پڑے۔

۱۔مقالہ کے موضوع کا انتخاب

تحقیقی مقالات میں سب سے اہم یہی ہے کہ آپ کس موضوع پر لکھ رہے ہیں بعض موضوعات ایسے ہیں کہ جن پر بالکل نہیں لکھا گیا، ایسے موضوعات پر آپ کی تحریر کی اہمیت محسوس کی جائے گی۔بعض موضوعات ایسے ہیں کہ جن پر بہت لکھا گیا ہے۔ایسے موضوعات پر اگر آپ بھی روایتی قسم کی باتیں لکھتے ہیں تو آپ کے مقالہ کی اہمیت محسوس نہیں کی جائے گی البتہ اس موضوع کے ایسے گوشوں کو زیر بحث لاتے ہیں جو کہ اب تک تشنۂ تحقیق ہیں تو آپ کا مقالہ اہمیت کا حامل ہوگا۔ مثلاً ''اسلام میں طلاق کے احکام'' یا ''علامہ اقبال حیات و خدمات'' یا ''سیرت عمر فاروقؓ'' یا ''سیرت علی مرتضیٰؓ'' یا ''اقوام متحدہ کا تعارف'' یا ''پاک بھارت جنگ ۱۹۶۵ء'' یا ''بنیادی انسانی حقوق'' یا ''عورتوں کے حقوق''۔

ایک عام موضوع کس طرح تحقیقی موضوع بن جاتا ہے اس کے لیے آپ پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد صاحب کی کتاب ''دعوت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور مخالفت قریش'' کا مطالعہ کریں(۲)۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر لکھنے کی سعادت حاصل کرنے کے لیے بے شمار لوگوں نے سیرت پر لکھا ہے، مگر ان کی تحریر میں تحقیق نہیں ہے۔اب سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سنجیدگی سے کام کرنے والوں کو جائزہ لینا چاہیے کہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کون سے پہلو اور گوشے ہیں جو علمی، اجتہادی، فکری، تاریخی اور تحقیقی کام نہ ہونے کے سبب تشنہ ہیں۔دراصل کسی بھی موضوع پر وسیع اور متنوع مطالعہ ہی کے ذریعہ یہ ملکہ اور استعداد پیدا ہوتی ہے کہ اب کس موضوع پر کس طرح تحقیق کی ضرورت ہے۔نئے محققین دس بارہ کتابیں اٹھا کر ان سے لوازمہ نقل کر کے سمجھتے ہیں کہ تحقیق کی منزل پر پہنچ گئے اور پندرہ بیس کتب کے حوالے

درج کر دیے تو تحقیق کا حق ادا ہوگیا۔

چند ایسے موضوعات لکھے جارہے ہیں جن کی ہمارے معاشرے کو آج بھی ضرورت ہے۔

۱) ایمان باللہ تعمیر سیرت۔ پاکستانی معاشرے کا مطالعہ اسباب و محرکات

۲) ایمان بالغیب۔ موجودہ سائنسی دور میں

۳) حُبِّ رسول اور کردار سازی، نوجوان پاکستانی نسل کا مطالعہ

۴) پاکستانی معاشرہ میں بدعنوانی (کرپشن) اسباب محرکات اور علاج

۵) طلبہ کی ذہن سازی اور ہماری نصابی کتب۔ نصابی کتب کے فکری انتشار کا جائزہ۔

اس سلسلے میں بے شمار ذیلی موضوعات بن سکتے ہیں۔ مختلف ناشرین اور حکومت کے شعبہ نصابیات کی کتب کا تقابلی مطالعہ۔ انگریزی، اردو، تاریخ، مطالعہ پاکستان جیسے کئی مضامین کا اسکول کی سطح کے نصاب کا تقابلی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کلیات و جامعات کے اسلامیات، فلسفہ، سیاسیات، علوم بین الاقوامی تعلقات، معاشیات، تعلیم، اردو، انگریزی، سندھی، عربی، فارسی، نفسیات، عمرانیات، غرضیکہ معاشرتی علوم (Social Science) اور علوم طبیعہ (Natural Science) کے تمام ہی مضامین کا فکر و فن کے اعتبار سے تجزیاتی مطالعہ کی ضرورت ہے۔

☆ ابلاغ عامہ کے مختلف ذرائع کا مطالعہ ضروری ہے۔ ٹی وی کے ڈراموں کے پاکستانی معاشرہ پر اثرات (۲۰۰۰ء سے ۲۰۱۳ء تک)

☆ مارننگ شوز کے عورتوں پر اثرات (۲۰۰۰ء سے ۲۰۱۳ء تک)

☆ حب الوطنی کے تقاضے اور ذرائع ابلاغ کا کردار (۲۰۰۰ء سے ۲۰۱۳ء)

☆ معاشرے میں اخلاق حسنہ کی ترویج، ذرائع ابلاغ کا کردار (۲۰۰۰ء سے ۲۰۱۳ء)

☆ جدیدیت، مغربیت، سامراجیت، موجودہ تہذیبی کشمکش کا تجزیہ (۱۹۱۴ء۔۲۰۱۴ء)

☆ اسلام کا نظامِ خلافت عصر حاضر میں۔

☆ جمہوریت اور اسلام کا شورائی نظام، تقابلی مطالعہ

☆ اسلامی حکومت کی نمایاں خصوصیات۔

☆ اسلام کا مثالی خاندانی نظام، محرکات و مسائل اور اُن کا حل

☆ پاکستان میں اسلامی نظام کی جدوجہد، قانونی اور دستوری پہلو کا مطالعہ (۱۹۴۷ء۔۲۰۱۴ء)

☆ پاکستان میں اسلامی شریعت کا نفاذ (۱۹۴۷ء۔۲۰۱۴ء)

☆ مختلف نامور مولفین، مصنفین، مورخین، ادباء، دانشوروں اور فلاسفہ کی کتب کا علمی، تحقیقی اور تنقیدی مطالعہ۔

مثلاً: مقدمہ ابن خلدون کا مطالعہ

شبلی کی سیرت النبی کا مطالعہ

مارکس کی ''سرمایہ'' کا مطالعہ

سیموئیل ہنٹنگٹن کی ''تہذیبوں کا تصادم'' کا مطالعہ

اسی طرح برصغیر کی جو تاریخ انگریز ہندو اور مسلم مورخین نے لکھی ہیں، ان کا تجزیاتی مطالعہ۔

ان چند مثالوں کی روشنی میں آپ اپنے مخصوص مضمون کے میدان میں مقالات کے موضوعات کا تعین کرسکتے ہیں، ہر مضمون کے مقالات سیکڑوں بن سکتے ہیں۔

۲۔خلاصۂ بحث(Abstract)

خلاصہ یا Abstract میں متعین کردہ الفاظ کی پابندی ضرور کریں۔ اگر ۱۵۰۔۲۰۰ الفاظ کی تحدید کردی ہے تو اس کی پابندی کریں۔ مُلخّص میں زیر بحث موضوع اور مسئلہ کا مختصراً تعارف کروایا جائے۔

۳۔تعارف یا سابقہ کام کا مختصر جائزہ

تعارف میں زیر بحث موضوع پر اب تک جو نمایاں کام ہوا ہے اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے تاکہ اندازہ ہوسکے کہ مقالہ نگار اب اس میں کیا علمی وفکری اضافہ کر رہا ہے۔ اس کی طرف ہمارے نوجوان محققین بالکل توجہ نہیں دے رہے۔

۴۔مراجع وحواشی

مراجع وحواشی کا اندراج وہیں کیا جاتا ہے جہاں اُن کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ نئے محققین بغیر سوچے سمجھے کئی کتب کے حوالے درج کردیتے ہیں۔ مثلاً ابن سینا کے بارے میں کوئی لکھتا ہے کہ ''ان کا نظریہ یہ تھا کہ یہ کائنات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی''۔ یہ ایک ایسا نظریہ ہے جو اسلام کی بنیادی تعلیمات کے منافی ہے اس لیے براہ راست ابن سینا کی کسی کتاب سے حوالہ دینا ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ لکھتا ہے کہ ''ابن سینا مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر یقین رکھتا تھا''۔ اس کے لیے کسی حوالے کی ضرورت نہیں، کیونکہ ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہوتا ہے۔ قرآن وحدیث کے حوالے سے کوئی بات لکھی جائے تو قرآن کی متعلقہ سورت اور آیت کا حوالہ دینا چاہیے۔ اسی طرح حدیث کا مکمل حوالہ دینا چاہیے۔ جس مجلّہ کے لیے مقالہ لکھ رہے ہیں، اُس کا مقرر کردہ مراجع وحواشی کا طریقہ اختیار کریں۔

۵۔مقالہ کے حصے:

پاکستان میں نفاذِ شریعت کا قانونی سفر ۱۹۴۷ء۔۲۰۱۴ء

آپ غور کریں کہ اس مقالہ کے کون کون سے اہم مسائل ومباحث ہیں، پہلے انہیں لکھ لیں اور پھر ان کو ترتیب دیں۔

۱۔ پاکستان میں قانون سازی کا طریقہ ۲۔ نفاذِ شریعت کے لیے قانون سازی کی ضرورت

۳۔ قراردادِ مقاصد اور پہلا دستوری خاکہ　　　　۴۔ نفاذِ اسلام کے لیے قائداعظم کے رہنما اصول

۵۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کا ۱۹۷۳ء کا دستور　　　　۶۔ ۱۹۷۳ء کے دستور میں ضیاء دور کی ترامیم

۷۔ ۱۹۸۸ء سے ۲۰۱۴ء تک کی دستوری ترامیم کا جائزہ　　　　۸۔خلاصہ بحث

اب آپ دیکھیں کہ مقالہ کا کتنا حصہ کس موضوع کو دینا ہے۔نمبر۱: ۵ فیصد، نمبر۲: ۱۰ارفیصد، نمبر۳: ۱۰ارفیصد، نمبر۴: ۱۵ارفیصد، نمبر۵: ۳۵فیصد، نمبر۶: ۱۰ارفیصد، نمبر۷: ۱۰ارفیصد، نمبر۸: ۱۵ارفیصد۔

اس طرح آپ دس سے پندرہ صفحات میں اپنے مقالہ کو سمیٹ سکتے ہیں اور تمام اہم اجزا کو زیر بحث بھی لا سکتے ہیں۔

۶۔املا اور قواعد

بعض مقالات میں املا، قواعد اور کتابت کی اغلاط کی اتنی بھرمار ہوتی ہے کہ اچھا موضوع ہونے کے باوجود وہ مقالہ مسترد کر دیا جاتا ہے۔اس لیے مقالہ بھیجنے سے پہلے ان کی اصلاح ضروری ہے۔اسی طرح قرآن کی آیات کی صحیح کتابت اور صحیح ترجمہ درج کیا جائے۔اسی طرح کسی دوسری زبان کا اقتباس اور ترجمہ درج کرتے وقت بھی بہت احتیاط ضروری ہے۔ایسے مواقع پر غلطی فوراً پکڑی جاتی ہے۔

۷۔چند کتبِ تحقیق کا مطالعہ

نئے محققین تحقیق کے موضوع پر لکھی گئی اگر چند کتب کا بھی مطالعہ کر لیں تو بے شمار اغلاط اور مشکلات سے بچ سکتے ہیں۔

(۱) قریشی، عبدالرزاق: مبادیات تحقیق۔انجمن اسلام، اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، بمبئی، ۱۹۶۸ء

(۲) سلطانہ، بخش، ڈاکٹر، ایم (مرتب) اردو میں اصولِ تحقیق، جلد اوّل، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء

(۳) گیان، چند، ڈاکٹر، پروفیسر: تحقیق کا فن، مقتدرہ قومی زبان، طبع سوم، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء

(۴) دلوی، ڈاکٹر عبدالستار (مرتب): اردونامہ (پہلی کتاب) ادبی اور لسانی تحقیق، اصول اور طریقۂ کار، بمبئی یونیورسٹی، بمبئی، اشاعتِ اوّل، ۱۹۸۴ء

(۵) رشید حسن خان، ادبی تحقیق، مسائل اور تجزیہ، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ، ۱۹۷۸ء

انگریزی اور عربی میں کئی کتب دستیاب ہیں۔

(ادارہ)

مراجع وحواشی

(۱) منصوری، محمد اسحاق، تحقیق کے چند لوازم: مشمولہ، ماہنامہ افکارِ معلم، ص:۱۹۔۲۵، شمارہ جولائی ۱۹۹۲ء، ادارۂ تعلیمی تحقیق، لاہور

(۲) نثار احمد، پروفیسر ڈاکٹر، دعوتِ نبویؐ اور مخالفتِ قریش (نوعیت، اسباب، احوال، تاریخ) طبع اوّل مئی ۲۰۱۳ء، ڈی ۲/۲۳، بلاک ۔۷، گلشن اقبال، کراچی